

# سُورَةُ الْفَجْرِ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ تیس آیات اور ایک رکوع ہے

## رکوع نمبر ۱

## آیات ۱ تا ۳۰

عَمَّ ۱۴

### THE DAWN

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. By the Dawn
2. And ten nights,
3. And the Even and the Odd,
4. And the night when it departeth,

5. There surely is an oath for thinking man.

6. Dost thou not consider how thy Lord dealt with (the tribe of) 'Aad,

7. With many-columned Iram,

8. The like of which was not created in the lands;

9. And with (the tribe of) Thamud, who clove the rocks in the valley;

10. And with Pharaoh, firm of might,

11. Who (all) were rebellious (to Allah) in these lands,

12. And multiplied iniquity therein?

13. Therefor thy Lord poured on them the disaster of His punishment.

14. Lo! thy Lord is ever watchful.

15. As for man, whenever his Lord trieth him by honouring him, and is gracious unto him, he saith: My Lord honoureth me.

16. But whenever He trieth him by straitening his means

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فجر کی قسم ①

اور دس راتوں کی ②

اور محفت اور طاق کی ③

اور رات کی جب جانے لگے ④

⑤ اور ہر نیک چیز عقل مند کے نزدیک قسم کھانے کے لائق ہے اگر ان کو ان کی ضرورت ہو

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے عاد کیساتھ کیا کیا؟ ⑥

جو، ارام رکھلاتے تھے اتنے، دراز قدم ⑦

کہ تمام ملک میں ایسے پیدا نہیں ہوئے تھے ⑧

اور وہ کیسا کیا کیا، جو وادی رقری میں پھرتے اور گھبراتے تھے ⑨

اور فرعون کے ساتھ کیا کیا، جو نیسے اور نیسے رکھتا تھا ⑩

یہ لوگ ملکوں میں سرکش ہو رہے تھے ⑪

اور ان میں بہت سی خرابیاں کرتے تھے ⑫

تو تمہارے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا نازل کیا ⑬

بے شک تمہارا پروردگار تاک میں ہے ⑭

مگر انسان عجیب مخلوق ہے کہ، جب اس کا پروردگار اس کو آزما رہا ہو کہ

عزت دیتا اور نعمت بھجتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرا پروردگار مجھے عزت بخش ⑮

اور جب (دوسری طرح) آزما رہا ہے کہ اس پر روزی تنگ کر دیتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْفَجْرِ ①

وَلِیَالٍ عَشْرٍ ②

وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ③

وَالیْلِ اِذَا یَسُرُّ ④

هَلْ فِیْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ ⑤

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ ⑥

اِِرْمَادَاتِ الْعِمَادِ ⑦

الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ⑧

وَتَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ⑨

وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ⑩

الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ⑪

فَاَکْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ⑫

فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّکَ سَوْطَ عَذَابٍ ⑬

اِنَّ رَبَّکَ لَبَاسْمِ الرَّصَادِ ⑭

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهُ فَاَکْرَمَهُ

وَنَعَمَهُ ۙ فِیْقُوْلُ رَبِّیْ اَکْرَمَنِ ⑮

وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهُ ⑯

of life, he saith: My Lord despiseth me.

17. Nay, but ye (for your part) honour not the orphan

18. And urge not on the feeding of the poor,

19. And ye devour heritages with devouring greed

20. And love wealth with abounding love.

21. Nay, but when the earth is ground to atoms, grinding, grinding.

22. And thy Lord shall come with angels, rank on rank,

23. And hell is brought near that day; on that day man will remember, but how will the remembrance (then avail him)?

24. He will say: Ah, would that I had sent before me (some provision) for my life!

25. None punisheth as He will punish on that day!

26. None bindeth as He then will bind.

27. But ah! thou soul at peace!

28. Return unto thy Lord, content! in His good pleasure!

29. Enter thou among My bondmen!

30. Enter thou My Garden!

تو کہتا ہے کہ (ہائے) میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کیا (۱۶)

نہیں بلکہ تم لوگ تمہیں کی خاطر نہیں کرتے (۱۷)

اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو (۱۸)

اور میراث کے مال کو سمیٹ کر کھا جاتے ہو (۱۹)

اور مال کو بہت ہی عزیز رکھتے ہو (۲۰)

تو جب زمین کی بلندی کوٹ کوٹ کر پست کر دی جائے گی (۲۱)

اور تمہارا پروردگار آئے گا اور تمہارا پروردگار آئے گا اور تمہارا پروردگار آئے گا (۲۲)

اور روزِ آخر اُس دن حاضر کی جائے گی تو انسان اُس دن متنبہ ہوگا

مگر اب، اتنا اب اسے ملے (فائدہ) کہاں مل سکے گا (۲۳)

کہے گا کاش میں اپنی زندگی (جاودانی) کیلئے کچھ لے بھیجا ہوتا (۲۴)

تو اُس دن نہ کوئی خدا کے عذاب کی طرح کا اُسی کو عذاب دیگا (۲۵)

اور نہ کوئی دیکھنا جکڑے گا (۲۶)

اے اطمینان پانے والی روح! (۲۷)

اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل۔ تو اُس سے راضی ہو، تمہ سے راضی (۲۸)

تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا (۲۹)

اور میری بہشت میں داخل ہو جا (۳۰)

فَيَقُولُ رَبِّيَ أَهَانَنِي (۱۶)

كَلَّا بَلْ لَا تَكْفُرُونَ الْيَتِيمَ (۱۷)

وَلَا تَحْضُونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمَسْكِينِ (۱۸)

وَتَأْكُلُونَ الْثَرَثَ أَكْلًا لَمًّا (۱۹)

وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا (۲۰)

كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا (۲۱)

وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (۲۲)

وَجِئْتَنِي يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ

يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ (۲۳)

يَقُولُ يَلَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي (۲۴)

فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ (۲۵)

وَلَا يُؤْتِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ (۲۶)

يَأْتِيهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (۲۷)

ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً (۲۸)

فَادْخُلِي فِي عِبَادِي (۲۹)

وَادْخُلِي جَنَّاتِي (۳۰)

## اسرار و معارف

قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور حفت اور طاق کی اور رات کی جب وہ چلنے لگے یعنی طلوع فجر اور ذی الحج کی دس راتیں پھر یوم عرفہ جس روز لوگ کفن پہنے عرفات میں ہوتے ہیں اور حفت یعنی دس ذی الحج جب لوگ قربانی کرتے ہیں اور جب رات ڈھل چکی ہوتی ہے جانے والی ہوتی ہے کہ فجر بھی ایک عظیم انقلاب ہے جو ہر لمحہ دنیا پہ بپا ہورہا ہے لوگ نیند سے بیدار ہو کر کاروبار حیات میں مصروف ہو جاتے ہیں اور ذی الحج کی دس راتیں یعنی عشرہ ذی الحج کہ قبل اسلام بھی لوگ حج کے نام پر رسومات ادا کرتے اور ظہور اسلام پر تو کفن پہنے بے شمار اللہ کی مخلوق عمرے کر رہی ہوتی ہے اور رات اور دن کا فرق مسٹ جاتا ہے پھر عرفات میں

حضور می اور قربانی کا دن یہ سب ایک عظیم فضیلت بھی رکھتے ہیں اور اپنے اس حال کے باعث جو ان میں لوگوں کا عبادت کے حوالے سے ہوتا ہے صاحبِ عقل کے لیے بہت بڑی شہادت ہے کہ زندگی کا انجام موت اور پھر آخرت کی حاضری ہے جیسے رات ڈھل رہی ہو دنیا کی عمر بیت رہی ہے اور ہر لمحہ آخرت کے قریب تر کر رہا ہے پھر اے مخاطبِ برائی کا انجام تو دنیا میں بھی بہت بُرا ہوا کیا تو نے عادی ارم یعنی پہلی قومِ عاد جن کے جوان ستونوں جیسے تھے اور جن جیسی کوئی دوسری قوم پیدا نہیں کی گئی کا حال نہیں سنا۔ ثمود بھی عاد سے ارم پر جا کر مل جاتے ہیں انہیں عادِ ثانی کہا گیا ہے اور یہ بھی مفسرینِ کرام نے نقل فرمایا ہے کہ عادِ اولیٰ میں بادشاہ شداد بن عاد نے جنت بنائی تھی جو بڑے بڑے ستونوں پہ قائم سونے چاندی سے بنائی گئی تھی اور ہیرے جواہرات جڑے تھے کہ لوگ مجھے اپنا معبود مان کر میری جنت حاصل کریں۔ اس جنت کا نام ارم تھا مگر جب مکمل ہوئی اور سردیوں کے جلو میں دیکھنے کے لیے گیا تو جنت سمیت سب ہلاک ہو گئے پھر ان کے بعد ثمود کا حال بھی باعثِ عبرت ہے کہ بہت طاقتور ذہین اور کاریگر لوگ تھے کہ پہاڑوں کو تراش کر شہروں میں بدل ڈالا جن کے آثار ابھی تک ملتے ہیں۔“

فرعون جو اس قدر بگڑا ہوا تھا کہ جس پہ خفا ہوتا باغیانہ دستور ملکِ عادِ ثمود اور فرعونوں کا طریقہ تھا اس کے ہاتھ پاؤں میں بڑے بڑے کیل گڑوا

دیتا اور اس پر سانپ اور بچھو چھوڑ دیئے جاتے ان لوگوں نے ملکوں میں اور ملکی آئین و دستور میں اللہ سے بغاوت کی اور اپنی پسند کے ظالمانہ طریقوں کو اختیار کیا جس کے نتیجے میں ہر طرف فساد بپا ہوئے اور لوگوں کی جان و مال اور آبرو لٹتی رہی۔ پھر ان پر عذابِ الہی کا کوڑا برساکہ تیرا پروردگار ہر شے پر نگاہ رکھے ہوئے ہے چندے مہلت ملتی ہے وہ بھی اس لیے کہ بندہ توبہ کر لے اور اصلاح کی راہ اختیار کرے لیکن ایک حد پر پہنچ کر ظلم کو عذابِ الہی سے دوچار ہونا پڑتا ہے اللہ کے آزمانے کے بھی اپنے انداز ہیں کبھی تو انسان پر زق عام کر دیتا ہے اور اسے اقتدار و اختیار عطا کرتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ میری قابلیت و لیاقت اور دانشمندی کے باعث اللہ نے مجھے یہ مرتبہ عطا کیا ہے اور کبھی اس کی آزمائش کے لیے روزی تک تنگ کر دی جاتی ہے تو بڑا خفا ہوتا ہے کہ میرے ساتھ اللہ زیادتی کر رہا ہے بھلا میں نے اللہ کا کیا بگاڑا ہے اور سمجھتا ہے کہ

میں اپنی قابلیت کے باعث بہتر سلوک کا حقدار تھا۔ یہ رویہ کفار و مشرکین کا تھا مگر افسوس آج کل اکثر مسلمانوں کی سوچ بھی ایسی ہی ہے۔

جبکہ معیار مقبولیت یہ نہیں بلکہ یہ

اقتدار و اختیار یا جھوک افلاس معیار مقبولیت نہیں ہے کہ ہر حال میں اللہ کا شکر کرنا

نصیب ہو اور اس کی اطاعت پہ کمر بستہ رہے۔ حالانکہ ان کا حال یہ تھا کہ یتیم و مجبور کو تو انسان سمجھنے کو تیار نہ تھے گویا کمزور کی صرف مدد کرنا یا یتیم کو زکوٰۃ دے دینا ہی سب کچھ نہیں اسے عزت و آبرو دینا بھی اور اس کا اکرام بھی ضروری ہے اور جس قدر اختیار ہوتا تو غریبوں اور محتاجوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش نہ کرتے یا بعض اوقات خود کسی کو کچھ دینے کے قابل نہ ہوں تو دوسروں کو ترغیب ہی دیں اور اگر خود صاحب اقتدار و اختیار ہوں تو لوگوں کے حقوق چھین کر اپنی عیاشی کا سامان کرتے اور میراث پہ نظر رکھتے اور لوٹ لوٹ کر جمع کرتے رہتے تھے کہ لوگوں کی موت ان کے لیے سامانِ عبرت نہ تھی بلکہ مرنے والے کا مال ٹوٹنے کی فکر زیادہ کرتے اور زندگی بھر صرف لوٹ لوٹ کر جمع کرنے ہی کو محبوب رکھا اور حلال و حرام کی پرواہ کئے بغیر مال جمع کیا پھر اس میں سے کسی کو کچھ بھی نہ دیا اور اسی کی محبت کے اسیر رہے لیکن ایک وقت آنی والا ہے جب زمین پھٹ کر اور پہاڑ آپس میں ٹکرائیں اور آسمان پھٹ جائیگا دربارِ الہی سجے گا اور فرشتے فوج در فوج حاضر ہوں گے اور میدانِ حشر میں دوزخ کو لا کر سامنے کر دیا جائیگا تب ہر آدمی کو سمجھ آجائے گی کہ یہ کس قدر خوفناک ہے اور اس سے بچنا کتنا ضروری تھا مگر نصیحت سے فائدہ حاصل کرنے کا وقت تو گزر چکا کہ یہ کام تو دنیا میں کرنے کا تھا جو دارالعمل تھی اب تو دارِ جزا میں ہو گیا ہے اس کا بدلہ ملے گا تو انسان کہے گا اے کاش میں نے اس آخرت کی حقیقی اور دائمی زندگی کے لیے نیک اعمال کر لیے ہوتے یہ سب اس لیے ارشاد فرمایا جا رہا ہے کہ کتاب اللہ سے یہ حقائق سن کر لوگ جو دنیا میں ہیں عبرت حاصل کریں اور آخرت کی فکر کر لیں کہ اس روز اللہ کا عذاب ایسا ہوگا جیسا کسی نے سوچا بھی نہ ہوگا اور اس کی گرفت اس قدر مضبوط ہوگی کہ کسی کے نکل بھاگنے کا کوئی تصور نہ ہوگا۔

دوسری جانب اللہ کے ان بندوں کو جنہوں نے ذکرِ الہی اور مجاہدات سے اپنے نفس کو اس

مقام پہ پہنچا لیا کہ اللہ کی یاد سے اطمینان و سکون پاتا اور اللہ کی نافرمانی باعثِ  
ذکر اللہ کی برکات بیقراری بن جاتی ذکر اللہ جس کا مزاج اور شریعت اس کی طبیعتِ ثانیہ ہو گئی کو ارشاد  
ہوگا کہ میرے خاص بندوں میں شامل ہو کر میری جنت میں داخل ہو جا۔

گویا صحبتِ صالح اور اللہ کے نیک بندوں کا ساتھ جنت میں داخلے اور اللہ کی رضا کی ضمانت  
صحبتِ صالح ہے کہ دنیا میں بھی نصیب ہو اور آخرت میں بھی نصیب ہو کر دائمی راحت کے گھر  
میں داخلے کا باعث ہوگی۔